سوال

اثنائے حمل مشکلات کے باعث میری بیوی فوت ہوگئی ہم اکثر فون پر ایک دوسرے سے جھگڑتے تھے، لیکن جب ولادت کا وقت قریب آیا تو میں اپنے ملک گیا اور اس کے ساتھ ہاسپٹل میں رہا، ہم آپس کی ساری مشکلات بھول گئے اور میں آخری ایام اس کے ساتھ ہاسپٹل میں ہی بسر کیے، تقریبا پندرہ ہزار ریال اس کے علاج پر صرف کیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکی میرا سوال یہ ہے کہ: آیا وہ اس لیے فوت ہوئی کہ میں اس سے رابطہ نہیں کرتا تھا، اور اس نے اس معاملہ کو حقیقی طور پر لیتے ہوئے دل پر لگا لیا جس کے نتیجہ میں وہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی اور مر گئی؟ میری ساس کہتی ہے کہ اس کی موت کا سبب میں ہوں کیونکہ میں بیوی کو کافی رقم نہیں بھیجتا تھا، اور اس لیے بھی کہ میری والدہ اسے اپنے میکے نہیں جانے دیتی تھی، اور میں اسے رقم بھی زیادہ نہیں دیتا تھا، برائے مہربانی میری مدد کریں، کیونکہ میں گناہ کا احساس کرتا ہوں کہ کہیں اس کی موت کا سبب میں خود نہ ہوں ہماری شادی محبت کی شادی تھی، لیکن چھوٹے معاملات میں ہمارا آپس میں جھگڑا ہو جایا کرتا تھا، لیکن میں نے کبھی اس کی موت کی تمنا تک نہ کی تھی

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کی بیوی کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، اور اسے شہید کا اجر و ثواب نصیب فرمائے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کے علاوہ سات قسم کے افراد شہید ہیں"

ان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل یا ولادت کے باعث فوت ہونے والی عورت کا ذکر کیا ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (3111) سنن نسائی حدیث نمبر (1846) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے

ہماری اللہ سبحانہ و تعالی سے یہ بھی دعا ہے کہ آپ اور آپ کے سسرال والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور آپ کو دنیا و آخرت میں اس کا نعم البدل عطا کرے

دوم:

بلاشک و شبہ زندگی اور موت اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاتھ میں ہے، اور ہر ایک کی موت کا وقت مقرر اور طے شدہ ہے اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اس اللہ نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا ہے تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے الملک (2).

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اس اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے الاعراف (158).

چنانچہ کوئی بھی اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم کے بغیر کسی دوسرے کے لیے نہ تو نفع کا مالک ہے، اور نہ ہی نقصان کا مالک، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے کہ:

"روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی بھی جان اس وقت تک دنیا سے نہیں نکلے گی جب تک وہ اپنا وقت پورا نہ کرلے، اور جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کرلے، اس لیے روزی کی طلب میں اچھا طریقہ اختیار کرو، اور روزی میں تاخیر تمہیں اس پر مت ابھارے کہ تم اللہ کی معصیت ونافرمانی کے ساتھ روزی طلب کرنے لگو، کیونکہ اللہ کے پاس جو ہے وہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ ہی حاصل ہو سکتا ہے"

اسے طبرانی نے (166/8) روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ حسن قرار دیا ہے

سوم :

یاد رکھیں کہ شریعت اسلامیہ نے ہر چیز کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یقینا اللہ سبحانہ وتعالی نے ہر چیز میں احسان فرض کیا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1955).

حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بھی بتایا کہ ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی کیونکہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا اور اسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیا، اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کرلے، بلکہ اسے باندھے رکھا حتی کہ وہ مر گئی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2365) صحیح مسلم حدیث نمبر (2242)؟

یہ تو ایک جانور کے متعلق تھا، یہ سوچیں کہ انسان کی بیوی کے بارہ میں کیا خیال ہوگا جو کہ اس کی دنیا و آخرت میں ساتھی ہے، کہ شریعت اسلامیہ نے بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا کتنا حکم دیا ہوگا ؟

اسی سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ اختیار کرو" صحیح بخاری حدیث نمبر (3331) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468).

اور سنن ترمذی میں درج ذیل الفاظ ہیں :

"یہ عورتیں تو تمہارے پاس قیدی ہیں"

امام ترمذی کہتے ہیں : یعنی یہ عورتیں تمہارے ہاتھوں میں قیدی ہیں

سنن ترمذی حدیث نمبر (1163).

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دینے میں امام ترمذی کی موافقت کی اور کہا ہے کہ یہ الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائے تھے

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس اخلاق اچھا ہو، اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے لیے اخلاقی طور پر اچھا ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1162) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے

چہارم :

اوپر کی سطور سے آپ کو علم ہوا کہ آپ نے اپنی بیوی سے رابطہ میں کمی کر کے کوتاہی کا ارتکاب کیا ہے، حالانکہ وہ بیمار تھی اور اس حالت میں تو بیوی کی مزاج پرسی کا اور بھی زیادہ خیال کیا جاتا ہے، اور پھر آپ میں اختلافات تو چھوٹی چھوٹی چیزوں میں تھے جیسا کہ آپ نے سوال میں بھی بیان کیا ہے ؟!

پھر آپ نے بیوی کے نفقہ اور اخراجات میں کوتاہی کیسے کی حالانکہ کتاب و سنت اور اجماع کے دلائل سے بیوی کا نان و نفقہ تو واجب ہے، جیسا کہ المغنی (229/9) میں درج ہے

اور جب آپ کی والدہ نے اس کے خلاف آپ کو حکم دیا تو آپ کے لیے اس میں والدہ کی اطاعت نہیں ہے، کیونکہ اللہ خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی، اور آپ کو گناہ کا احساس اپنی جگہ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" نیکی حسن اخلاق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے، اور تم اس پر لوگوں کو مطلع ہونے کو ناپسند کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2553).

لیکن یہ گناہ اس حد تک نہیں جاتا کہ آپ کی بیوی کی موت کا سبب بن جائے، کیونکہ یہ سبب بالواسطہ ہے، اور عام طور پر یہ سبب براہ راست قتل نہیں کرتا، آپ نے سوال میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کی بیوی کی وفات حمل میں مشکلات کے باعث ہوئی، خاص کر آپ نے آخری ایام اپنی بیوی کے ساتھ ہاسپٹل میں بیوی کے ساتھ رہ کر بہت لچھا کیا اور اس کے علاج معالجہ کے اخراجات بھی برداشت کیے، ان شاء اللہ یہ آپ کے لیے کفارہ بن جائیگا

اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے اور بیوی کے لیے کثرت سے استغفار کیا کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ بیوی کے لیے دعا کے علاوہ بیوی کی جانب سے صدقہ و خیرات بھی کریں، اور اس کے خاندان والوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی عزت و اکرام کریں، اور انکی جانب سے میٹی کی وفات کے باعث آپ جو بھی اذیت و تکلیف ہو اس پر صبر و تحمل سے کام لیں، جو کچھ ہو چکا ہے اس میں آپ کو مستقبل کے لیے عبرت و نصیحت ہونی چاہیے، تاکہ آئندہ دوبارہ اس طرح کا عمل نہ کریں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

38105